111811-اولاد اور پوتوں پر خرچ کرنا واجب ہے

سوال

کیا آدمی کے لیے اپنے پوتوں اور نواسوں پر خرچ کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

مرد کے لیے اپنی اولاد اور پوتوں و
نواسوں پر خرچ کرنا واجب ہے.

اولاد پر خرچ کرنے کی دلیل درج ذیل
فرمان باری تعالی ہے :

.{اگر وہ عورتیں تمہاری اولاد کو
دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دو}.الطلاق (6).

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے بچے کی
رضاعت کی اجرت اس کے والد پر واجب کی ہے.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو سفیان کی بیوی ہند رضی اللہ تعالی عنہ کی جب کہا کہ ابو سفیان ایک
بخیل آدمی ہے تو آپ نے فرمایا :

"تم اس کے مال سے اچھے طریقہ کے ساتھ
اتنا لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو"

یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بچے کا نان و نفقہ بچے کے والد کے مال میں واجب کیا ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جن اہل علم سے بھی ہم نے علم حاصل
کیا ہے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ جن چھوٹے بچوں کا مال نہ ہو ان کا نان و نفقہ ان کے
والد کے ذمہ واجب ہے" انتہی

جب والد موجود اور مالدار ہو تو بچوں
کا نان و نفقہ اس اکیلے پر واجب ہے، ماں پر واجب نہيں ہوگا.

اور اگر باپ تنگ دست ہو یا فوت ہوچکا
ہو، تو پھر اگر ماں مالدار اور بچے تنگ دست ہوں تو بچوں کا نان و نفقہ ماں پر واجب
ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر باپ تنگ دست ہو تو بچوں کا نان
و نفقہ ماں پر واجب ہوگا" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (11/373
).

رہے پوتے اور نواسے تو جمہور علماء
کرام کے ہاں ان کا نفقہ بھی واجب ہے، کیونکہ حفید کو ابن اور ولد کا نام دیا جاتا
ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے
بارہ میں وصیت فرماتا ہے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر ملے گا}** النساء (11).

علماء کرام کا اتفقا ہے کہ یہاں اس
آیت میں "اولاد" کے الفاظ بیٹے کی اولاد کو بھی شامل ہے، اور وہ پوتے ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں فرمایا تھا :

"میرا یہ بیٹا سردار ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2704).

حالانکہ حسن نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا نواسہ یعنی آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیٹا ہے، تو یہ بیٹی

کی جانب سے نواسہ بنے گا.

اس لیے جب نواسہ "ولد" اور "ابن"
کہلاتا ہے تو یہ بھی اولاد پر نفقہ واجب ہونے والے دلائل میں شامل ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اقرباء کے نفقہ کے متعلق باب :

اصل : اس میں یعنی آباء واجداد اور
مائیں شامل ہونگی.

فرع : اس میں آدمی کی فرع یعنی بیٹے
اور بیٹیاں شامل ہیں.

پھر شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

یہ علم میں رکھیں کہ یہ باب بھی نکاح
کی حرمت کی طرح ہے، اس میں ماں اور باپ کی جہت کے مابین کوئی فرق نہیں، اس لیے اصل
اور فرع چاہے وہ چاہے ذوی الارحام ہوں یا عصبہ یا اصحاب فرض ان سب کا نفقہ شروط کے
ساتھ واجب ہوگا" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (13/498-
499).

پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں کا
نفقہ واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور ان کے پاس مال نہ ہو جو انہیں
کافی ہو، اور دادا و نانا غنی ہو تو دادے اور نانے پر ان کا نفقہ واجب وگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنی
جان پر صدقہ کرو، اگر کچھ بچ جائے تو پھر اہل و عیال پر، اور اگر اہل و عیال سے کچھ
بچ جائے تو پھر رشتہ دار پر"

صحیح مسلم حدیث نمبر(997).

واللہ اعلم.